1

COLUMBIA HINDI-URDU WORKSHOP, April 12, 2014

Selected ghazals, by Ghalib and others, with radif *sham'a*:

GHALIB, Urdu ghazal {75}
Urdu text: p. 2
rough trans.: p. 17

GHALIB, Persian ghazal {225}
Persian text: pp. 3-4
Rough trans.: pp. 17-18

MIR, Urdu ghazals {831}, {832}, {1645}, {1646}, {1647}
Urdu texts: pp. 5-6 (p.5: 831 and 832; p.6: 1645, 1646, 1647)
Rough trans.: pp. 18-20 (p.18: 831 and 832; p.19: 832, 1645, 1646; p. 20: 1647)

SAUDA, Urdu ghazals {1}, {2} (of the letter 'ain)
Urdu texts: pp. 7-10) (p.7: 1; pp.8-10: 2)
Rough trans.: pp. 20-21 (p.20: 1; pp.20-21: 2)

MOMIN, Urdu ghazals {93}, {94}
Urdu texts: pp. 11-13 (pp.11-12: 93; p.13: 94)
Rough trans.: pp. 21-22 (pp. 21-22: 93; p.22)

NAZIRI, Persian ghazal, Persian text p. 14 (an illustration, no trans. provided)

GHALIB's 'javab' to Naziri's ghazal, Persian text pp. 15-16 (an illustration)

= = = = = = = = = = =

WORKSHOP TEXT SOURCES:

Ghalib, Urdu == diivaan-e ;Gaalib, ed. by ;Hamid ((alii ;xaa;N . Lahore: Lahore University Press, 1969, p. 60.

Ghalib, Persian == ;Gazaliyaat-e faarsii , ed. by sayyid vaziir ul-;hasan ((aabidii . Lahore: Lahore University Press, 1969, pp. 306-307.

Mir == kulliyaat-e miir , jild-e avval , ed. by :zill-e ((abbaas ((abbaasii , with corrections and additions by a;hmad ma;hfuu:z , under the supervision of shams ul-ra;hmaan faaruuqii . New Delhi: National Council for the Promotion of the Urdu Language, 2003, pp. 483, 771.

Momin == diivaan-e momin ma((shar;h , ed. by .ziyaa a;hmad .ziyaa . Allahabad: Shanti Press, 1962, pp. 101-103.

Naziri (Persian) == diivaan-e na:ziirii niishaabuurii , ed. by mu;hammad ri.zaa :taahirii ;hasrat . Tehran, Nigah, 2000.

Sauda == kulliyaat-e saudaa , jild-e avval, ;Gazaliyaat , ed. by mu;hammad shams ul-diin .siddiiqii . Lahore: Majlis Taraqqi-e Adab, 1973, pp. 230-233.

= = = = = = = = = = =

75

(1) رُخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانیِ شمع
ہُوئی ہے آتشِ گل، آبِ زندگانیِ شمع

(2) زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگ خاموشی
یہ بات بزم میں روشن ہُوئی زبانیِ شمع

(3) کرے ہے صِرف بہ اِیمائے شُعلہ قِصّہ تمام
بطرزِ اہلِ فنا ہے فسانہ خوانیِ شمع

(4) غم اُس کو حسرتِ پروانہ کا ہے اے شُعلہ!
تِرے لرزنے سے ظاہر ہے ناتُوانیِ شمع

(5) ترے خیال سے رُوح اہتزاز کرتی ہے
بہ جلوہ ریزیِ باد و بہ پَر فِشانیِ شمع

(6) نشاطِ داغِ غمِ عشق کی بہار نہ پُوچھ
شُگُفتگی ہے شہیدِ گلِ خزانیِ شمع

(7) جلے ہے دیکھ کے بالینِ یار پر مُجھ کو
نہ کیوں ہو دِل پہ مِرے داغِ بدگُمانیِ شمع

۲۲۵

① تابِ شوقِ تو انداخته جان درتنِ شمع
شرر از رشتهٔ خویشست به پیراهنِ شمع

② جان به‌ناموس دو سه چند فراهم شده اند
ورنه خود باتو چه بودست رگِ گردنِ شمع

③ مجمعی از دل و جانست به گردِ درِ دوست
تودهٔ از پر و بالست به پیراهنِ شمع

④ روزم از تیرگی آن وسوسه ریزد به‌نظر
که شبِ تار به‌هنگامِ فرو مردنِ شمع

⑤ بی تو ازخویش چگویم که به‌بزمِ طربم
پردهٔ گوشِ گل افگار شد از شیونِ شمع

⑥ نازم آن حسن که درجلوه زشهرت باشد
خاطر آشوبِ گل و قاعده برهم‌زنِ شمع

⑦ برنتابد زبتان جلوه گرفتارِ کسی
صبح را کردم هوا داریِ گل دشمنِ شمع

⑧ سی گدازم نفسی بی شرر و شعله و دود
داغِ آن سوزِ نهانم که نباشد فنِ شمع

⑨ وقتِ آرایشِ ایوانِ بهارست که باز
کوه از جوشِ گل و لاله بود معدنِ شمع

4 Ghalib

(15) غالب از هستیِ خویشست عذابے که مراست
هم زخود خارِ غم آویخته در دامنِ شمع

(قبل از ۲۹ ستمبر ۱۸۳۷ء/۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ)

۲۲۶

شادم که بر انکارِ من شیخ و برهمن گشته جمع
کز اختلافِ کفر و دین خود خاطرِ من گشته جمع

مقتولِ خویشانِ خودم جوئید خون ریز مرا
زینان که بر نعشِ منند از بهرِ شیون گشته جمع

در گریه تا رفتم زخود، اندوهم از سر تازه شد
بر هیئتِ دل لختِ دل بازم به‌دامن گشته جمع

رقصم به‌ذوقِ روی او، چون بینم اندر کوی او
هم رفته نفت و بوریا، هم سنگ و آهن گشته جمع

اے آنکه بر خاکِ درش تنهای بے‌جان دیدهٔ
بر گوشهٔ بامش نگر جانهای بے تن گشته جمع

نازم ادای پُرفنش کز کُشتگان در مخزنش
گنجے زمغفر گشته پُر، گنجے زجوشن گشته جمع

خطّش به‌تاراجِ دلم کارِ تبسّم میکند
بر برق چشمک میزنم، مورم بخرمن گشته جمع

5 Mir

(۸۳۰)

کرتے نہیں ہیں اس سے نیا کچھ ہم اختلاط
ہوتا تھا اگلے لوگوں میں بھی باہم اختلاط

ٹک گرم میں ملوں تو مجھی سے ملے خنک
اوروں سے تو وہی ہے اسے ہر دم اختلاط

ایسا نہ ہو کہ شیخ دغا دیوے ہم نشیں
ابلیس سے کرے ہے کوئی آدم اختلاط

بیگانگی مجھی سے چلی جاتی ہے خصوص
رکھتا ہے یوں تو یار سے اک عالم اختلاط

کس طور اتفاق پڑی صحبت اس سے دیر
ہے میرؔ بے دماغ و قیامت کم اختلاط

ردیف ع

(۸۳۱)

(1) تیرے ہوتے شام کو گر بزم میں آجائے شمع
ہو خجل ایسی کہ منھ اپنا نہ پھر دکھلائے شمع

(2) کیا جلے جاتے ہیں تجھ سے سب دیے سے دیکھتے
گر یہی یاں کا ہے ڈھب تو حیف مجلس وائے شمع

(3) کس کے تئیں ہوتا ہے قطع زندگانی کا یہ شوق
سر کٹانے کو گلے میں جمع ہیں رگ ہائے شمع

(4) کچھ نہیں مجھ میں درونے کی جلن سے اس طرح
کھا چلا ہے جیسے اک ہی داغ سر تاپائے شمع

(5) داغ ہو کر جان دی ان نے تمھارے واسطے
مشت خاک میرؔ پر سو تم نہ لے کر آئے شمع

(۸۳۲)

(1) اس کے ہوتے بزم میں فانوس میں آتی ہے شمع
یعنی اس آتش کے پرکالے سے شرماتی ہے شمع

(2) ہر زماں جاتی ہے گھٹتی سامنے تیرے کھڑی
جوش غم سے آپ ہی اپنے تئیں کھاتی ہے شمع

(3) بیٹھے اس مہ کے کسو کو دیکھتا ہے کب کوئی
رنگ رو کو بزم میں ہر چند جھمکاتی ہے شمع

(4) باد سے جنبش میں کچھ رہتی نہیں ہے متصل
اس بھبوکے سے جو گھٹتی ہے سو جھنجھلاتی ہے شمع

(5) چھوڑتی ہے لطف کیا افسردگی خاطر کی میرؔ
آگے اس کے چہرۂ روشن کے بجھ جاتی ہے شمع

(۸۳۳)

عشق میں کچھ نہیں دوا سے نفع
کڑھیے کب تک نہ ہو بلا سے نفع

کب تلک ان بتوں سے چشم رہے
ہو رہے گا بس اب خدا سے نفع

میں تو غیر از ضرر نہ دیکھا کچھ
ڈھونڈھو تم یار و آشنا سے نفع

ردیف ع

(۱۶۴۵)

لیے داغ سر پر جو آئی تھی شمع
سحر تک سب ان نے ہی کھائی تھی شمع

پتنگے کے حق میں تو بہتر ہوئی
اگر موم کی بھی بنائی تھی شمع

نہ اس مہ سے روشن تھی شب بزم میں
نکالا تھا اس کو چھپائی تھی شمع

وہی ساتھ تھا میرے شب گیر میں
کہ تاب اس کے رخ کی نہ لائی تھی شمع

پتنگ اور وہ کیوں نہ باہم جلیں
کہیں سے مگر اک لگ آئی تھی شمع

فروغ اس کے چہرے کا تھا پردہ در
ہوا کیا جو ہم نے بجھائی تھی شمع

تف دل سے میر اک کف خاک ہے
مری خاک پر کیوں جلائی تھی شمع

(۱۶۴۶)

کیا جھمکا فانوس میں اپنا دکھلاتی ہے دور سے شمع
وہ منھ تک اودھر نہیں کرتا داغ ہے اس کے غرور سے شمع

وہ بیٹھا ہے جیسے نکلے چودھویں رات کا چاند کہیں
روشن ہے کیا ہوگی طرف اس طرح رخ پر نور سے شمع

آگے اس کے فروغ نہ تھا جلتی تھی بجھی سی مجلس میں
تب تو لوگ اٹھا لیتے تھے شتابی اس کے حضور سے شمع

جلنے کو آتی ہیں جو ستیاں میر سنبھل کر جلتی ہیں
کیا بے صرفہ رات جلی بے بہرہ اپنے شعور سے شمع

(۱۶۴۷)

آتی ہے مجلس میں تو فانوس میں آتی ہے شمع
وہ سراپا دیکھ کر پردے میں جل جاتی ہے شمع

ردیف غ

(۱۶۴۸)

غم کھنچا رائگاں دریغ دریغ
ہم ہوئے خستہ جاں دریغ دریغ

عشق میں جی بھی ہم گنوا بیٹھے
ہو گیا کیا زیاں دریغ دریغ

سب سے کی دشمنی جنھوں کے لیے
وے ہیں نامہرباں دریغ دریغ

قطع امید ہے قریب اس سے
تیغ ہے درمیاں دریغ دریغ

دل گئے پر نہ درد نے تسبیح
کہتے ہیں ہر زماں دریغ دریغ

7 Sauda

ردیف ع

(۱)

1 گو اب نہ مجھ غریب کے بالیں تک آئے شمع
دل بے کسی کا مجھ پہ جلے ہے بجائے شمع[1]

2 پروانے کے ہوں میں اثرِ عشق سے خجل
کیوں منفعل تجھے نہیں کرتی وفائے شمع[2]

قطعہ

3 آتا ہے جی میں یہ کہ قدم تیرے چھوڑ کر
گِر رہیے جوں پتنگ بھسم ہو کے پائے شمع[3]

4 مجھ پر نہ تیری آنکھ سے نکلا اک اشکِ گرم
جلنے سے اس کے، آپ کو آگے جلائے شمع[4]

---

(۱) سب نسخوں میں شامل، نسخۂ حبیب میں موجود۔ غالباً ۱۱۷۴ھ سے قبل کی تصنیف ہے۔

۱۔ کب آپ مجھ غریب کے بالیں پہ آئے شمع (آ)۔ کب آپ مجھ غریب کے بالیں پہ لائے شمع (ن)۔

۳۔ جا گریے جوں پتنگ (ار)۔ جوں پتنگ بہم ہو کے پائے شمع (ب، ن)۔

۴۔ ٹپکا نہ تیری آنکھ سے مجھ پر تو اشکِ گرم (آ)۔ مجھ پر نہ تیری

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

(۲)

① لطف اُس چہرے کے آگے کوئی یاں رکھتی ہے شمع
خوبی نظروں میں جہاں رکھتی ہے واں رکھتی ہے شمع[۱]

② بس اُٹھا آگے سے اپنے نہ کر اب اس کو خفیف
چشمِ پروانہ میں اک عزت و شاں رکھتی ہے شمع[۲]

③ سر پہ اُس کے بھی ، کیا فرض ، دھوئیں کی لٹ ہے
کاکل اس طرح کی ، کب مُشک فشاں رکھتی ہے شمع[۳]

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)

آنکھوں سے نکلے اک اشکِ گرم (ار) - ٹپکا نہ تیری چشم سے مجھ پر تو اشکِ گرم (ب ، ل ، فو ، ی) - ٹپکا نہ تیرے چشم سے مجھ پر تو اشکِ گرم (ن) - سودا پہ تیری آنکھوں سے نکلا نہ اشکِ گرم (ف) - مجھ پر نہ تیری آنکھوں سے نکلا اک اشکِ گرم (بر) - آپ کو پہلے جلائے شمع (ار) -
نسخہ جات ایچ ، ار ، ف ، ب ، نیز ن میں بھی ذیل کا شعر زائد ہے :

عذرِ گناہ سے "میں پتنگے کے داغ ہوں
ظالم جلے ہے آپ تو گرتا ہے پائے شمع

(۲) سب نسخوں میں شامل ، نسخۂ حبیب میں موجود ہے - غالباً ۱۱۷۴ھ سے قبل کی تصنیف ہے -
۱- لطف اُس مکھڑے کے آگے (ار) - لطف اُس مکھڑے کے ہوتے کوئی (ف) -
۲- آگے سے اب اپنے نہ کر اس کو خفیف (آر ، فو) - آگے سِتی اپنے نہ کر اس کو خفیف (ایچ ، بر) - آگے سے اپنے بھی نہ کر اس کو خفیف (ب) - آگے سے اپنے اب نہ کر اس کو خفیف (ن) -
چشم پروانہ میں یاں اک عز و شان رکھتی ہے شمع (آ) -

(4) راستی یہ ہے کہ ہے بلکہ طویل القامت
حسن تیرا سا منہ اپنے پہ گماں رکھتی ہے شمع[۴]

(5) کیا کیا اس خانۂ پُر دُود میں تھے بزم آرا
سو نہ اب نام ہی ان کا نہ نشاں رکھتی ہے شمع[۵]

قطعہ

(6) تیرے بیمار کے بالیں پہ نہ تنہا آپھی
شام سے صبح تلک اشک رواں رکھتی ہے شمع[۶]

(7) شمعِ شب ہائے محرّم کی طرح اپنے ساتھ
ایک عالم کے تئیں گریہ کناں رکھتی ہے شمع[۷]

(8) شہرۂ تاب و تب از بس ہے زباں زد اُس کا
ہم بھی کہہ دیں جو کوئی پوچھے تو ہاں رکھتی ہے شمع[۸]

۴- کہ تھی بلکہ طویل القامت (آ) - راستی یوں ہے کہ ہے ابلہ طویل القامت (ف) - راستی یہ ہے کہ ابلہ ہے طویل القامت (فو) - کہ ہے بسکہ طویل القامت (ن) - منہ اپنے پہ کہاں رکھتی ہے شمع (ف) - منہ اپنے پر گماں (ن) - یہ شعر نسخہ جات ایچ ، ار میں نہیں ہے -

۵- نام ہی اس کا نہ نشاں (آ) - سو نہ کچھ نام ہی اس کا (بر) - سو نہ نام اب ہے انھوں کا نہ نشاں (فو) - سو نہ اب نام ہے ان کا (ن) - یہ شعر نسخۂ ار میں نہیں ہے -

۸- ہم بھی کہہ دیں گے کوئی پوچھے (بر) - کوئی پوچھے کہ ہاں رکھتی ہے شمع (فو ، ن) - یہ شعر نسخۂ ی میں نہیں ہے -

9 ٹلتے ہیں اپنی دُھنوں سے کوئی آتش نفساں
گزرے ہے سر ہی سے واں پاؤں جہاں رکھتی ہے شمع[۹]

10 جان تک دے چکیں بات اپنی پہ دل سوختگاں
واسطے سر ہی کٹانے کے زباں رکھتی ہے شمع[۱۰]

11 کٹتی ہے عمر تأسف ہی میں اس بزم کے بیچ
لَو ہے انگشت کہ جس کو بہ دہاں رکھتی ہے شمع[۱۱]

12 سوز تا سوز تفاوت ہے یقیں کر سودا
داغ جو دل پہ ہے اپنے سو کہاں رکھتی ہے شمع[۱۲]

☆ ☆ ☆

۹- ٹلتے ہیں اپنے دھوئیں سے (فو ، بر) - ٹلتے اپنے دہنوں سے کوئی (ن) - گزرے ہے سر سے وہاں پاؤں جہاں (آ ، ایچ ، ار ، ل ، ن) -

۱۰- جان تک دے چکے (ن) - واسطے میرے کٹانے کے (ایچ) -

۱۲- دل پہ ہے اپنے پہ کہاں (بر) -

نسخہ جات ف ، بر میں ذیل کا شعر زائد ہے جو ن میں بھی نہیں ہے ، نسخۂ حبیب میں ہے :

آہ کیوں کرتے ہو اُس کے تئیں ناحق تہِ تیغ
آخر اے سنگ دلاں سمجھو تو جاں رکھتی ہے شمع

اب ذرا جان دہیِ کوئے بتاں کی باتیں	ہو چکا تذکرۂ باغِ جناں اے واعظ
سچ ہے کافر تری تقریر سے کیونکر نہ جلیں	شعلۂ آتشِ دوزخ ہے زباں اے واعظ
حور کی مدح میں کیا ترکِ صنم کا مذکور	یہی باتیں ہیں مرے دل پہ گراں اے واعظ
ڈر مری آہ سے ظالم نہ جلا جی کہ نہیں	یہ جہنم سے تو کم شعلہ فشاں اے واعظ
اہلِ جنت سے کرو دلبریِ حور کا ذکر	ایسی باتیں کوئی سنتا نہیں یاں اے واعظ
جو ملیں تجھ سے بصد شوق وہ کیا ہونگی نہ کر	بس مرے سامنے حوروں کا بیاں اے واعظ
کیسے آرام پسِ مرگ مگر کافر تو	اہلِ اسلام کا ہے دشمنِ جاں اے واعظ

شرم کی بات نہیں ہے یہ اثر ہو کیونکر
نہ میں مومن ہوں نہ تو پیرِ مغاں اے واعظ

ردیف العین

①	کس ضبط پر شرار فشاں ہے فغانِ شمع	۹۳	اک برق تھی جولاں نہ ہوتی زبانِ شمع
②	دل گرمیِ فریب پہ بھی میں نثار ہوں		پروانہ کیا مجال کرے امتحانِ شمع

لہ کوئے بتاں میں جاں دہی (جاں بخشی) کی جو خاصیت ہے اسکا بھی ذرا ذکر چھیڑ۔ تہ تو جہنم سے ڈرا کر مجھے ترکِ عشق کی نصیحت کرتا اور میرا جی جلاتا ہے۔ مگر میری آہ سے نہیں ڈرتا۔ یاد رکھ یہ بھی جہنم سے کم نہیں۔ کہیں اس پر تجھے جلا کر خاک نہ کر دے۔ سہ جو حوریں تجھ جیسے شخص سے بصد شوق ملیں گی وہ کس حیثیت کی ہونگی ظاہر ہے۔ سکہ تو اہلِ اسلام کو مرنے کے بعد آرام کی امید دلاتا ہے تاکہ وہ راحتِ اخروی کی تمنا میں دنیا سے بیزار اور موت کے طلبگار ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تو مسلمانوں کا دشمن جان ہے۔ ھہ میں مومن ہوتا یا تو پیرِ مغاں ہوتا تو تاثیر ہوتی۔ یعنی مومن پر واعظ کا بیان اثر کرتا اور مجھ پر پیرِ مغاں کی بات اثر کرتی۔ مگر یہاں یہ دونوں باتیں مفقود ہیں۔ یہاں مومن نے اپنے کو غیر شخص تصور کیا ہے۔

۹۲

۹۳ لہ شمع کی فغان (خاموش) ضبط کے باوجود شرارے برسا رہی ہے۔ اگر اس کی زبان لال (گونگی) نہ ہوتی تو دنیا کو برق کی طرح پھونک دیتی۔ شمع کی لو کو زبانِ شمع کہا جاتا ہے۔ ٹہ دل گرمی = گرمجوشی۔ اختلاط۔ میں معشوق کی تصنع آمیز گرمجوشی پر بھی قربان ہوں۔ میری مثال پروانہ کی سی ہے اور اس کی شمع کی سی۔ پھر میں کیونکر اس کے صدق و کذب کا امتحان کر سکتا ہوں۔

(3) روشن ہے اہل بزم پہ شکوہ نسیم کا
اس بہکتی زبان پہ دیکھو بیانِ شمع

(4) آتا ہے بیکسوں پہ تو جلّاد کو بھی رحم
روتی ہے شمع آپ سرِ کشتگانِ شمع

(5) مجھ بیگنہ کے قتل میں کیوں سوچ دیکھ لے
بن بولے لوگ کرتے ہیں قطعِ زبانِ شمع

(6) ہے تارِ گریہ تارِ نفس اہلِ سوز کو
یعنی روانِ شمع ہے اشکِ روانِ شمع

(7) داغِ جدائیِ دُرِ دندان و روے و زلف
ہے اشکِ شمع و شعلۂ شمع و دخانِ شمع

(8) سب گرمیِ نفس کی ہیں اعضا گدازیاں
دیکھو نہ زندگی ہے سراپا زیانِ شمع

(9) اس کو بھی کوئی پردہ نشیں ہی جلائے ہے
فانوس سے سُنا ہے یہ رازِ نہانِ شمع

(10) اک اور پڑھ وہ مومن شعلہ زباں غزل
جل جائیں جسکے رشک سے حاسد لبانِ شمع

(ش۳) جب نسیم چلتی ہے تو زبانِ شمع کو جنبش ہوتی ہے۔ اس کو زبانِ شمع کا بہکنا قرار دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس بہکتی ہوئی زبان پر بھی شمع کا بیان اس قدر واضح ہے کہ تمام اہلِ بزم پر روشن ہو جاتا ہے کہ یہ نسیم کی دراز دستی کی شکوہ گذار ہے۔ (ش۴) کشتگانِ شمع = پروانے جو شمع کی محبت میں ہلاک ہوئے ہیں۔ شمع سے قطرات کے ٹپکنے کو رونے سے تعبیر کیا ہے۔ (ش۶) اہلِ سوز کو تارِ گریہ ہی سانس کا تار ہے یعنی جب تک وہ روتے ہیں اُسی وقت تک زندہ ہیں۔ اِدھر رونا موقوف ہوا اُدھر رشتۂ حیات ٹوٹا۔ دیکھو شمع کے آنسوں ہی میں اُس کی زندگی مضمر ہے۔ جہاں اُس کا رونا (جلنا) بند ہوا وہیں ہستی بھی ختم ہو گئی۔ پہلے رواں کے معنی روح اور دوسرے کے معنی جاری ہیں۔ (ش۷) تیرے گوہرِ دنداں کے ہجر کا داغ شمع کے اشکوں کی صورت میں نمودار ہوا ہے۔ اسی طرح رُخ کی جدائی کا نتیجہ شعلۂ شمع اور زلف کی فرقت کا اثر دخانِ شمع کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ تیری عدم موجودگی شمع کی سوزش کا باعث ہے۔ شعر میں لف و نشر مرتب ہے۔ دُرِ دنداں کی مشابہت اشک سے روے یار کی شعلے سے اور زلف کی دخان سے ظاہر ہے۔ (ش۸) اعضا کے پگھلنے کا باعث سانس کی گرمی ہے۔ دیکھو جب تک شمع زندہ رہتی ہے زیان (نقصان) میں رہتی ہے اور جب مر جاتی ہے تو سوز و گداز سے محفوظ رہتی ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ دراصل رازِ بقا موت میں مضمر ہے۔ (ش۹) فانوس سے شمع کا یہ رازِ نہاں معلوم ہوا کہ اس کو بھی کوئی پردہ نشین جلاتا ہے۔ چونکہ فانوس ایک قسم کا پردہ ہے اسلئے شاعر کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اس کا جلانے والا کوئی پردہ نشین ہے جس نے جلانے میں بھی پردے کی رعایت ملحوظ رکھی ہے۔

٩٤

1 محفل فروز تھی تپ و تاب نہان شمع
پروانہ جل گیا کہ نہیں رازدان شمع

2 تھا شب چراغ خانۂ دشمن وہ شعلہ رو
کیا کیا جلا ہے صبح تلک جی تبسان شمع

3 اے سوز گریہ آگے تری آب و تاب کے
پانی بھرے ہے جلوۂ آتش فشان شمع

4 صحبت میں ایک رات کی کیا محو ہو گئی
اُس بزم میں سحر کو نہ پایا نشان شمع

5 پہونچے تری نزاکت و گرمی کو کیا مجال
ہرچند موم جسم ہے اور شعلہ جان شمع

6 ہوں داغ بدگمانیٔ دل بسکہ یار پر
پروانہ کو ہے سادہ دلی سے گمان شمع

7 حیرت فزا ہے حسن بہت کیا عجب اگر
تھم جائے تیری بزم میں اشکِ روان شمع

8 گر دیکھ لے رخِ عرق آلودہ کو ترے
گھل جائے سوزِ رشک سے تا استخوان شمع

9 ابتک یہ سوزِ دل ہے کہ میرے مزار پر
مائل ہوا زمین کی جانب دخان شمع

10 لائیں نہ تاب حرفِ بتان کافرانِ عشق
پروانہ کو جحیم ہے مومن زبان شمع

٩٤ (۱) شمع کے سوزِ نہاں نے محفل کو روشن کر دیا - چونکہ پروانہ شمع کا رازداں نہ تھا اسلئے جل گیا ورنہ وہ بھی اُسکی روشنی سے متمتع ہوتا۔ شمع کے راز سے وہ سوز مراد ہے جو اُس (شمع) کے دل میں مخفی ہے (۲) پانی بھرنا = اظہارِ عجز کرنا (۳) رات بزمِ یار کی آب و تاب دیکھکر شمع ایسی گم ہو گئی (فرطِ شوق میں اپنی ہستی بھول گئی) کہ صبح کو پتہ بھی نہ ملا (۴) ازبسکہ پروانہ کو سادہ لوحی سے معشوق پر شمع ہونے کا گمان ہے اور اسی دھوکے میں اُس پر آ آکر گرتا ہے اس لئے میں دل کی بدگمانی کی وجہ سے داغ داغ ہوا جاتا ہوں اور صدمۂ رقابت برداشت نہیں کر سکتا۔

(۵) شمع قطروں کے ٹپکنے کی وجہ سے محبوب کے رُخِ عرق آلودہ سے گونہ مشابہت رکھتی ہے (۶) مرنے کے بعد بھی میرے دل میں اس قدر جلن ہے کہ شمعِ مزار کا دھواں اوپر کرۂ نار کی جانب جانے کے عوض نیچے میری قبر کا رُخ کرتا ہے کیونکہ الجنس یمیل الی الجنس - (۷) جس طرح پروانہ کو شمع کی زبان جحیم (دوزخ) ہے یعنی جلا کر خاک کر دیتی ہے اسی طرح کافرانِ عشق کو بھی بتوں کی بات کی تاب نہیں - مراد یہ ہے کہ عشاق بھی بتوں کی گفتگو سنکر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں - لائیں مضارع ہے بمعنی حال۔

Naziri

نظیری
(۱۵۶۰ - ۱۶۱۲)

1. همیشه گریهء تلخی در آستین دارم
به نرخ زهر فروشم گر انگبین دارم

2. به باد و برقم از احوال خویش در گفتار
که ابر در گذر و تخم در زمین دارم

3. کسی که خانه به همسایگیِ من گیرد
مدام خوش دلش از نالهء حزین دارم

4. نه با گلم نظری نی به صوتم آهنگی است
شکسته بالم و صیاد در کمین دارم

5. مرا به ساده دلی های من توان بخشید
خطا نموده ام و چشمِ آفرین دارم

6. دلم رفیق سمندر مزاج می طلبد
سمومِ غیرت وادیِ آتشین دارم

7. ز دیر تا بت و بتخانه می برد عشقم
خجالت از رخ مردان راه دین دارم

8. به دست هر که فتد جرعه ای حریفِ منست
ندیم میکده ام دل چرا غمین دارم

9. سرم به کار نظیری فرو نمی آید
که داغ بندگی عشق بر جبین دارم

۲۶۱

(1) ز من حذر نکنی ، گر لباسِ دین دارم
نهفته کافرم و بت در آستین دارم

(2) ز مردِ دین نبود خاتمِ گدا ، دریاب
که خود چه زهر بود کان نه نگین دارم

(3) اگر به طالعِ من سوخت خرمنم ، چه عجب
عجب ز قسمتِ یک شهر خوشه چین دارم

(4) نشسته ام به گدائی به‌شاهراه و هنوز
هزار دزد به هر گوشه در کمین دارم

(5) ز وعده دوزخیان را فزون نیاز آرند
توقعے عجب از آهِ آتشین دارم

(6) ترا نگفتم اگر جان و عمر ، معذورم
که من وفایِ تو باخویشتن یقین دارم

(7) به مطلعم بود آهنگِ زلّه‌بندیِ مدح
ز قحطِ ذوقِ غزل خویش را براین دارم

(8) طلوعِ قافیه در مطلع از جبین دارم
به‌ذکرِ سجدهٔ شه حرفِ دلنشین دارم

(9) علیِ عالیِ اعلیٰ که در طوافِ درش
خرام بر فلک و پای بر زمین دارم

(10) ازآنچه برلبِ او رفته در شفاعتِ من
فسانهٔ به‌لبِ جویِ انگبین دارم

16 Ghalib

(11) بہ دشمنان ز خلاف و بہ دوستان ز حسد
بہ حکمِ مہرِ تو با روزگار کین دارم

(12) بہ کوثر از تو کرا ظرف بیش قسمت بیش
بہ بادہ خوی کنم، عقلِ دوربین دارم

(13) جوابِ خواجہ نظیری نوشتہ ام غالب
خطا نمودہ ام و چشمِ آفرین دارم

(بین ربع دوم ۱۸۳۸ء/۱۲۵۴ھ و ۱۸۴۱ء/
۱۲۵۶-۵۷ھ)

۲۶۵

بیا کہ قاعدۂ آسمان بگردانیم
قضا بہ گردشِ رطلِ گران بگردانیم

ز چشم و دل بہ تماشا تمتّع اندوزیم
ز جان و دل بہ مدارا زیان بگردانیم

بہ گوشۂ بنشینیم و در فراز کنیم
بہ کوچہ بر سرِ رہ پاسبان بگردانیم

اگر ز شحنہ بود گیر و دار نندیشیم
وگر ز شاہ رسد ارمغان بگردانیم

===========

GHALIB {75}, composed 1816, Arshi 75

1a) from the face of the beautiful one is the eternal burning/ardor of the candle
1b) the fire of the rose has become the water/luster/honor of the life of the candle

2a) in the tongue of the 'people of the tongue/language', death is silence
2b) this matter, in the gathering, became illumined by the tongue of the candle

3a) it makes, only with/like the sign/suggestion of the flame, the tale finished [off]
3b) with/like the style of the 'people of oblivion' is the story-telling of the candle

4a) it feels grief at the longing/sorrow of the Moth, oh Flame--
4b) from your trembling is manifest/apparent, the weakness of the candle

5a) from the thought of you, the spirit quivers/exults
5b) by/with the glory-scattering of the breeze, and by/with the wing-fluttering of the candle

6a) 1) the joy/growing/creation of the flourishing/springtime of the wound/scar of the grief of passion--don't ask!
6b) floweringness is a martyr to the autumnal rose/snuffer of the candle

7a) it {burns / feels jealousy/envy}, having seen me at the beloved's pillow
7b) why wouldn't there be on my heart the wound/scar of the suspicion of the candle?

===========

GHALIB in Persian, 'Abidi {225}

1a) since the heat of ardor for you cast a spirit into the body of the candle
1b) there's a spark/fire, by its own wick-thread, in the robe of the candle

2a) some gave their lives for honor and gathered round
2b) otherwise why would it be angry ['have a throbbing neck-vein'] with you, the candle?

3a) heart and spirit/life have gathered near the Friend's door
3b) feathers and wings pile up in the robe of the candle

4a) my day, through darkness, casts doubt on vision
4b) like the black night at the time of dying out of the candle

5a) without you, what can I say of the self--that in the gathering of pleasure
5b) the eardrum of the rose was wounded by the lament of the candle

6a) I adore that beauty whose glory is famous--
6b) temperament-destroyer of the rose and foundation-overthrower of [= brighter than] the candle

7a) he who is captured by another's glory wouldn't turn away on account of idols
7b1) desire for the rose has made the dawn [through the breeze] into the enemy/nemesis of the candle
7b2) the rose's desire has made the dawn [through the rose's 'sweat' or dew] into the enemy/nemesis of the candle

8a) I melt a breath without sparks and flame and smoke--
8b) it's the wound of that hidden burning that would not be the art of the candle

9a) it's the time of the adornment of the halls of spring, for again
9b) the mountain, from the fervor of rose and tulip, would be a mine-quarry of candles

10a) Ghalib, existence itself is the punishment for me
10b) the thorn of grief still hangs by itself, in the garment-hem of the candle

===========

MIR {831}, diivaan-e duvvum

1a) in your presence, in the evening, if into the gathering would come the candle
1b) there would be such shame that it would not then show its face, the candle

2a) how they all keep burning, through you, like lamps, as they look
2b) if *this* grandeur is how it is here, then alas for the gathering, pity for the candle!

3a) by whom is it ever cut off by himself, this ardor for life?
3b) in order to have their heads cut off, they are gathered in the neck, the veins of the candle

4a) there's nothing in me of the coward, about burning-- in this way
4b) the way a single wound has consumed it, from head to foot of the candle

5a) having become a wound, he gave his life for your sake
5b) to the handful of dust of Mir, thus you didn't come, bringing a candle

===========

MIR {832}, diivaan-e duvvum

1a) in her presence in the gathering, it comes into the glass-shade, the candle
1b) that is, from that spark of fire it is ashamed, the candle

2a) in every time-period it keeps diminishing, standing before you
2b) through the ebullition of grief it devours itself, the candle

3a) while that moon is seated, when does anyone look at anyone?
3b) although it causes color and complexion in the gathering to glitter, the candle

4a) from the breeze, nothing remains in motion, continually
4b) from this flaming when it diminishes, then it becomes vexed, the candle

5a) as if it abandons pleasure, the melancholy of temperament, Mir!
5b) before her radiant face, it becomes extinguished, the candle

===========

MIR {1645}, diivaan-e panjum

1a) bearing a wound on its head, when it had come, the candle
1b) until dawn, they all endured/consumed it, the candle

2a) for the sake of the Moth, it would have been better
2b) if they had made it out of beeswax, the candle

3a) it was not illumined by that moon at night in the gathering
3b) she had banished it; she had hidden it, the candle

4a) that very face was with me in night-traveling
4b) for it couldn't endure her face, the candle

5a) why didn't the Moth and it burn together?
5b) from somewhere perhaps a single attachment had come to the candle

6a) the radiance of her face was veil-possessing
6b) what happened, that we had extinguished the candle?

===========

MIR {1646}, diivaan-e panjum

*1a) how, in the glass-shade, it shows its glittering/shining from afar, the candle!
*2a) she doesn't turn her face even a bit that way; it is wounded by her pride/arrogance, the candle

2a) she's seated as though the moon of the fourteenth night would emerge somewhere
2b) how radiant is it, how will it have any favor/direction in this way, compared to the illumined face--the candle?

*3a) before her, there was no illumination/brightness; it [habitually] burned extinguished-ish in the gathering
*3b) then, people [habitually] lifted quickly and took away from her presence/hall, the candle

*4a) when Satis come to burn, Mir, they burn carefully/firmly/supportedly
*4b) how unprofitable-- last night it burned, destitute/deprived of its own awareness/discernment, the candle!

===========

MIR {1647}, diivaan-e panjum

1a) when it comes into the gathering, then it comes into the glass-shade, the candle
1b) having seen that one head-to-foot, in the veil it burns, the candle

===========

SAUDA {1}, letter 'ain, p. 230

1a) although now it might not come to the pillow of wretched me, the candle
1b) the helplessness-filled heart burns on me, instead of a candle

2a) I am shamed by the effect of the passion of the Moth
2b) why doesn't it make you ashamed, the faithfulness of the candle?

qi:t((ah

3a) it comes into my inner-self that having abandoned your footsteps
3b) we should remain fallen, like the Moth, having become ash, at the foot of the candle

4a) on me, from your eye, there didn't emerge a single hot tear
4b) from its [=the Moth's] burning, it would later burn itself, the candle

===========

SAUDA {2}, letter 'ain, p. 231

1a) does it have any pleasure before that face, the candle?
1b) where beauty keeps itself in gazes, there it keeps a candle

2a) enough, take it up from before you, now don't make it degraded
2b) in the eye of the Moth it has a singular honor and glory, the candle

3a) on its head too, we have supposed, is a topknot-curl of smoke
3b) a curly-lock of *this* kind, scattering musk-perfume-- when does it have such a thing, the candle?

4a) the truth is that curls are the lengthening of stature
4b) it suspects that your beauty resembles its own face, the candle

5a) in this distant chamber, what-all adornments of gatherings there were!
5b) thus now it retains not even a name, or any token, of them, the candle

qi:t((ah

6a) at the bedside of your sick one it itself, not alone,
6b) from evening to morning causes tears to flow, the candle

7a) like a candle of the nights of Muharram, with itself
7b) it weeps itself into a unique condition/world, the candle

8a) the fame of its radiance and heat is to such an extent on people's tongues
8b) we too would say, if anyone would ask, indeed it maintains [its fame], the candle

9a) do any fire-breathed ones become diverted from their agitation/longing
9b) the feet have passed beyond the head itself there, where it maintains [its agitation], the candle

10a) they have already given even their lives for their word/promise, the heart-burned ones
10b) chiefly in order to cause its head to be cut off, it keeps a tongue, the candle

11a) the lifetime passes, chiefly in regret, in the midst of that gathering
11b) the flame is a finger which it places to its mouth, the candle

12a) from burning to burning is a distance; believe it, Sauda
12b) the wound that is on your own heart--where does it maintain [such a wound], the candle?

===========

MOMIN {93}, pp. 101-02

1a) upon what restraint are they spark-scattering, the sighs of the candle!
1b) there would have been a single lightning-bolt, if it had not been dumb, the tongue of the candle

2a) for the enthusiasm of the deceit too, I sacrifice myself
2b) what right does the Moth have, to test the candle?

3a) it is illumined for the people of the gathering, the complaint about the breeze
3b) about this wandering tongue, look at the narrative of the candle

4a) for helpless ones, even the Executioner feels pity
4b) the candle itself weeps for those slain by the candle

5a) in the murder of innocent me, why [pause to] think? look
5b) without speaking, people cut the tongue of the candle

6a) this thread of breath is a thread-maker, to the people of burning
6b) that is, the life of the candle is the flowing tears of the candle

7a) the wound of separation of the pearl-teeth and the face and the curls--
7b) it is the tears of the candle, and the flame of the candle, and the smoke of the candle

8a) it is all, from the heat of the breath, sense-meltingnesses
8b) look, won't you? life is entirely harm of the candle

9a) that one too, some pardah-keeping one has burned
9b) from the glass-shade I heard this hidden secret of the candle

10a) recite one more ghazal, oh flame-tongued Momin
10b) from which the envious would burn, like the candle

===========

MOMIN {94}, p. 103

1a) it was gathering-illuminating, the heat and radiance of the candle
1b) the Moth burned, because he was not a secret-knower of the candle

2a) last night she was the lamp of the house of the Enemy, that flame-faced one
2b) how my inner-self burned until the morning, like a candle

3a) oh burning of weeping, before yourwetness and radiance
3b) it surrenders ['fills up water'], the fire-scattering glory of the candle

4a) in a single night's companionship, how it became absorbed!
4b) in that gathering, at dawn, no one found a trace of the candle

5a) as if it has the power to reach your delicacy and heat!
5b) although wax is its body and flame is the life of the candle

6a) I am a wound from the suspicion of the heart, to such an extent, about the beloved--
6b) the Moth has, from simple-heartedness, suspicion of [the beloved's being] the candle

7a) beauty is amazement-evoking-- how would it be strange if
7b) they would stop, in your gathering, the flowing tears of the candle

8a) if it would se your sweat-moistened face
8b) it would melt with the burning of envy to the bone, the candle

9a) up till now there's such burning of the heart, that on my tomb
9b) it has been drawn down toward the earth, the smoke of the candle

10a) they had no endurance for the reproach of idols, the infidels of passion
10b) to the Moth it is hell, Momin, the tongue of the candle